مولانا حامد الحق حقانی
مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ

دارالعلوم کے شب و روز

افغان حکومت کے اعلیٰ سطحی سرکاری وفد کی حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سے اہم ملاقات

یکم اکتوبر کو افغان حکومت کی طرف سے آئے ہوئے ایک اعلیٰ سطحی سرکاری وفد نے جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مولانا سمیع الحق سے ملاقات کی، یہ ملاقات دو ڈھائی گھنٹے تک جاری رہی، وفد میں افغانستان میں مختلف جماعتوں کے سرکردہ حکومتی افراد اور اہم علماء شامل تھے، جن میں سے بعض علماء جامعہ حقانیہ سے فارغ اور مولانا سمیع الحق کے تلامذہ بھی تھے، پاکستان میں افغان سفارتخانہ کے اعلیٰ عہدیدار بھی ملاقات میں شریک تھے، وفد نے مولانا سمیع الحق سے افغانستان کی صورتحال پر تفصیلی بات چیت کی اور مولانا سے قیام امن کیلئے رہنمائی حاصل کرنی چاہی اس ضمن میں وفد نے افغانستان حکومت بشمول شمالی اتحاد اور حکومت کے تمام اتحادی گروپوں کی طرف سے مولانا سمیع الحق کو ثالث بننے کی پیشکش کی اور ان کے ہر فیصلہ کو تسلیم کرنے کا یقین دلایا اور کہا کہ ہم سب افغان طالبان کی طرح آپ کو اپنا استاد ،رہبر اور باپ کی طرح سمجھتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ یہ ایک بین الاقوامی گھمبیر مسئلہ ہے امریکہ سمیت بڑی طاقتیں اسے حل کرنے نہیں دیتیں، میں اپنے کمزور کندھوں پر اتنی بڑی ذمہ داریوں کا بوجھ نہیں ڈال سکتا مگر میری دلی خواہش ہے کہ افغان جہاد اپنے منطقی انجام یعنی ملک کی آزادی اور اسلام کی حکمرانی تک پہنچ جائے اور یہ باہمی خون خرابہ بند ہوجائے، انہوں نے مشورہ دیا کہ پہلے مرحلے میں آپ میں سے چند مخلص علماء افغان حکمران پاکستان اور امریکہ کی مداخلت سے ہٹ کر خاموشی سے کسی خفیہ مقام پر مل بیٹھیں اور متحارب گروہ ایک دوسرے کا نقطہ نظر سمجھ لیں، مولانا سمیع الحق نے کہا کہ میرے نزدیک اس مسئلہ کا واحد حل افغانستان کے حکمرانوں، پچھلے دور کے مجاہدین تمام عوام اور طالبان کا ایک نقطہ پر متفق ہوکر ملک کی آزادی اور امریکی نیٹو افواج کا انخلاء ہونا چاہیے۔ اس طرح قابض استعماری قوتیں نکلنے پر مجبور ہوسکتی ہیں، اس کے بعد تمام افغانیوں کو مل بیٹھ کر ملک کیلئے ایک نظام پر اتفاق کرنا چاہیے اور تمام طبقوں کو افغانستان کی آزادی کے لئے دی گئی لاکھوں افراد کی جانی شہادتوں اور لاکھوں مہاجرین کے دربدر ہونے کی قربانیوں کی لاج رکھنی چاہیے۔